هو الاکبر

قصیدۂ ہمایون

در مدح جناب عالی خطاب معلی القاب امیر الدولہ
سعید الملک خانبہادر راجہ محمد امیر حسن خانصاحب بہادر رستم
جنگ دام اقبالہ تہنیت شادی غسل صحت نور چشم
قرۃ العین مسیحین پور خلافت علی محمد خان صاحب
بہادر زاد اللہ عمرہ من تصنیف نحیف سید
محمد فیض علی مرادآبادی مورخہ یکم
جون سنہ ۱۸۹۱ع

در مطبع فیض منبع گلزار ابراہیم مرادآباد طبع شد

قصیدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج کچھ فصلِ بہاری کی عجب ہے تاثیر
ہر روشِ باغِ جہان کی ہے ارم کی تصویر

آج ہر گل کا ہے گلشن مین نرالا جوبن
جسکی خجلت سے ہوا رنگِ حسینان تغیر

یون نسیمِ سحر اتراتی ہوئی آتی ہے
کہ زمین پہ نہین رکھتی ہے قدم وقتِ سیر

برگِ اشجار بجاتے ہین خوشی سے تالی
پتّہ پتّہ سے نمایان ہے صداے بم و زیر

تارِ رگہاے گلِ تر کو صبا کی مضراب
چھیڑتی ہے کہ عنادل سے ملی اسکی صفیر

قابلِ دید ہے نسرین و سمن کا جلوہ
ماند ہے جس سے کسی ماہ سی رخ کی تنویر

روے گل چومتی جاتی ہے صبا جھک جھک کر
کہ ہنسانے کی نکالی ہے یہ اسنے تدبیر

سرو آزاد کسی کی ہے خوشی کا پابند
ورنہ یون موج کی پاؤن مین پہنتا زنجیر

گلِ شبو گلِ عباس ہین شہنائی لیے
ہم صفیرانِ چمن گاتے ہین ہو کر دلگیر

ہر روش آج نواسنج ہین مرغانِ چمن
وجہ ہے سامانِ طرب کا ہو جہان مین تشہیر

بلبلین باغ مین مل کر یہ غزل گاتی ہین
وجد مین اہلِ چمن ہین یہ ہوئی ہے تاثیر

غزل

کیا خدا کوئی کسی کو ہین بتانِ بے پیر
بے درم بندہ ہوے انکی ہزارون دلگیر

حسنِ خوبی مین ہے وہ مثلِ مرا مہر منیر
اوسکے چہرے سے نکیون ماند ہو مہ کی تنویر

اسکو حیرت ہے ادہر اوسکو ادہر سکتہ ہے
دیکھ رخِ آئینہ و گل کی ہے حالت تغییر

پہنا پڑتا ہے کسی گل کا نکیلا جوبن
حسن مین حورِ بہشتی بھی نہین جسکا نظیر

ٹیس اوٹھتی ہے جگر مین کہ بہار آئی ہے
دل مین ہے درد ہو کیا وصل کی اونکی تدبیر

آہ کرتا ہون نہ ہل جائے کہین عرشِ عظیم
چپ ہون مین حالتِ حیرت مین برنگِ تصویر

نالے کہتے ہین کہ ہم بامِ فلک پہ پہونچین
اور فریاد یہ کہتی ہے دکھاؤن تاثیر

ضبط کرتا ہون ہے تا راز نہ اونکا کھلجاے
چپ ہون مین عالمِ حیرت مین برنگِ تصویر

رہے ہی مزدور کوئی ناز اوٹھانیکے لیے
دل جلانیکو ملازم کسے ہے اچھی تدبیر

رخِ روشن پہ عبث اونکو اتنا ہے غرور
ایکدن غازہ رہا ہوویگا رنگِ تغییر

پہر کوئی وصف بہاریہ کی سنا تو تقریر		لے جاتا ہو کہاں فیض تجہی عشق کا جوش
مژدہ اے بادہ کشان آج نہو کچہ تاخیر	مطلع	صحن گلزار مین ہر سو ہی گہرا ابر مطیر
آج دورہ ہی گلگون مین نکر تا تاخیر		ساقیا بادۂ انگور پلا مستو نکو
قطع کر آج تو زہاد کا دام تزویر		دریہ ہی آج ترے فیض کا چشمہ جاری
ابنو تثلیث کی ہو نحبت مین ہے تاثیر		ثور مین پہونچا میری جان حمل سی خورشید
بات کس واسطے سیدہی نہین ہوتی تقدیر		کیون نکلتا نہین تدبیر سے اختر میرا
فیض علی ہو ہمہ تن گوش بہ آواز بشیر		تنہا مین اس فکر و تردد مین کہ آئی آواز
دیکہتا کیا ہون کہ ہی جلوہ گر اک بدر منیر		بہر صدا سنکے ہر اک سمت کو دیکہا مینے
کہا سن مجہ سے ذرا دام تفکر کے اسیر		مینے پوچہا کہ بتا کون ہی تو اے گردو
اور رہتے ہین مجہے بخت و نصیب اور تقدیر		طالع و قسمت و مقسوم و مقدر ہون مین
ہو اظاہر کہ ہی اک حور کی عکسی تصویر		سر سے پاؤن تلک اوس ماہ کو دیکہا مینے
کہا ہوشیار کہ جاگی تیری سوتی تقدیر		نازو انداز سے آئی مری بالین کو قرین
بیخبر ایسا ہی تو آج نہ ہو شان خبیر		کیا ہوا جو نہین پہچانتا مجہکو غافل
تجکو ہر امر ضروری تہا حصول بضمیر		تو تو وہ تہا منظری علم بدیہی تہا تجہے
کرے نالی و مقدم مین ہزاروں تدبیر		تہا تصور تیرا ادنی بہی مثال تصدیق

صرف میں ہوتی تہی معروف جو ہمت تیری — کرتا تہا ناقص و مہموز کی علت تغییر

نحو میں ہتی تہی ہر نحو ہے تجہسے محویت — اور معانی کے بیان میں تجہے دیتے تہے نذیر

فلسفہ میں تیرا شاگرد تہا اک بطلیموس — فیثاغورس کی تو حکمت تو سمجہتا تنویر

کرتا ترتیب مل کی جو کبہی شکل نقاط — حکم میں ذہن تیرا کرتا نہ ہرگز تقصیر

گر سوال علم جفر سے کیا تجہسے گا ہے — ہر عبارت میں تو کر لیتا تہا دریافت ضمیر

کرتا تنجیم سے طالع کی جو حالت معلوم — تو بیان کرتا سب احوال قلیل اور کثیر

جب ستہ میں محاسب تہا تجہسا کوئی — تو بتا دیتا تہا اعداد کی فوراً تکسیر

کیمیا میں تیری تخییل کا پایا تہا بلند — خاک کو کرتا تہا تو ایک نظر میں اکسیر

علم ادب علم ہوا تہا تیرے آگے پانی — جز انفعال سے کرتا تہا روان تازہ سریر

تو وہ تہا قاری قران کہ قرات تیری — سنکے سمجہے کہ یہ ہو عاصم و حمزہ کی صفیر

گر طبیعت ہو تیری نظم ارباب کلام — جوہر فرد کی تقسیم میں کردی تقصیر

تو وہ شاعر ہے کہ سحبان کو تلمذ تجہسے — تیری شاگرد تہے سعدی نظامی و ظہیر

تہنیت میں آج بجا تیری ہو انس — ہوش میں انکی قصیدہ تو کوئی کر تحریر

ہے عروج بخت سعید و زمانہ مسعود — جلد او تہہ جلد نہ اس امر میں ہووے تاخیر

دیکہ ہر سمت ہے ہنگامہ عشرت کیسا — ہر طرح آج ہو بنا شن صغیر اور کبیر

…من دہر مین سامانِ طرب ہی ایسا
جشنِ جم جسکی مقابل مین نہین عشرِ عشیر

غسلِ ختنہ تیرے ممدوح کے فرزند کا ہے
کہ اودہ جسکے سبب سے ہوا فردوس نظیر

…ون ممدوح جو ہی والیِ محمود آباد
آنریبل راجہ امیر حسن با توقیر

…مین اوسکی ثنا مطلعِ روشن لایا
مطلعِ شمس و قمر سے بڑہے جسکی تنویر

مطلع

…لِ ممدوح تجلی سے ہی خورشید نظیر
پرتوِ آئنہ ہی عکسِ تجلیِ ضمیر

…نکہتِ خُلق سے اوس گل کو معطر ہی جہان
…رمیِ طبع مبارک سے ہی مشتق تسخیر

اوسکے الطاف کا ہی آج معرف عالم
اوسکی فیضان کا اک دوسرا ہی نام امیر

اوسکے افضال کی خورشید سے بڑہکر ہی ضیا
اوسکے انصاف کی مہتاب سے بڑہکر تنویر

اوسکی بارانِ کرم کا ہی نمونہ بارش
اوسکی بخشش کا ہی اک جزوِ صغیر ابرِ مطیر

ق

…مزلِ قیس کا ہی شعر کہان اسکا کہان
وہ عُنیزہ کا ثناخوان و فدا او دلگیر

پنجتن پاک کا یہ مدح سرا ہی دل سے
ہو وین تخمیس مین کسطرح بہم شعر و شعیر

…شیر کا اوسکی سیاست سے ہو زہرہ پانی
دشت مین تیغ بکف آئے جو سوئے نخچیر

نصرت و فتح و ظفر مین ہی سکندر طالع
حشمت و صولت و شوکت مین ہے دارا کا نظیر

رعب و اقبال مین ثانیِ فریدون ہی وہ
او شجاعت مین بسالت مین ہی تہمتن تصویر
دلیری

علم مین ہی اسی مین حکمت مین ارسطاطالیس
اور اشراق مین لقمان و فلاطون ثانی شیر

سینہ کا روشن ہونا

مرتبہ مین ہے وہ ایمان کے مومن کامل
اور محب علی و زہرہ و شبر و شبیر

جنگ مین ملک مین ممتاز سعید سلطنت خطاب
اللہ اللہ عجب شان عجب ہے توقیر

ہی وہ مشہور زمانہ مین امیر الدولہ
کیون نہووے کہ ہے ذات اسکی امیر ابن امیر

مین کہان اور یہ اوصاف جمیل اسکی کہان
ہے مناسب کہ کرون مدح خطابی تحریر

ہان پڑہون مدحت حاضر مین اب ایسا مطلع
مطلع الفجر کی کشور کو جو کرے تسخیر

مطلع

آفتاب فلک عزت و شان پر تنویر
ماہتاب شرف و عظمت و جاہ و توقیر

آپکی شمع عدالت سے جہان روشن ہے
آپ ہین مرجع فریاد صغیر اور کبیر

آپکی بذل و سخا سے متمول محتاج
آپ ہین ملجا و ماوای یتیم اور اسیر

اہل علم اہل ہنر آپکو باعث ممتاز
مرکز اہل کمال آپکا دربار کبیر

اشجع و عادل و اسخا ہے وجود باجود
ڈہونڈہا عالم مین بہت پر نظر آیا نہ نظیر

مطلع

پور گشتسپ کو یکدم کرین آپ ضریر
سر میدان جو آنکہون مین لگا تین ایک تیر

آپکے سامنے کیا پور زبان آتا
اسلئے سام نے مرنے مین نکی کچہ تاخیر

آپکی جنگ مین رستم بہی نہ رستم کہتا
آپکی حرب مین کیا چیز نہنگ و تاسپ حقیر

معرکہ مین ہے خطاب آپکا ممتاز جنگ
لاکہون اعدا کے گرین سر جو تو کہینچے شمشیر

ہے سخی نام کا حاتم تو سخی کام کا ہے — نام اور کام ہمیشہ سے ہے تفریق پذیر

دیا جس ہاتھ سے اوسکو بھی نہ معلوم ہوا — نہیں منظور تجھے بذل و سخا کی تشہیر

مجمع خوبی و اوصاف ہے ذات والا — ہو نہ کسطرح جسے تو مورد الطاف قدیر

خارج امکان بشر سے ہیں محاسن تیرے — نظم میں نظم ہون کسطرح جسے اوصاف کثیر

ق

تنگ عرصہ ہے سخن کا نہیں ممکن مجھسے — بند میں فکر و تردد کی ہون میں سخت اسیر

ورنہ میں حسب عالی میں بھی کرتا کوشش — لاتا وہ عرش سے مضمون کہ ہو جسکا نظیر

سخت حیران ہون عاجز ہون نہیں ہے مجال — کسطرح مدح و ثنا ہو تیری مجھسے تحریر

اسلیے ختم دعا پر ہے قصیدہ میرا — جسکو الفاظ و معانی میں بھری ہے تاثیر

عرض ہے کرتا ہون دعا یہ کہ جناب باری — سر ہے ممدوح کی ہر دم ہو زیادہ توقیر

ہو سو کو شادی ہیں پور مبارک اسکو — تہنیت اسکی خدایا ہو صدا و شبگیر

جبتلک باغ میں گل اور ہے گل میں خوشبو — جبتلک بلبل شیدا کی ہے گلشن میں صفیر

جبتلک چرخ بریں پر ہیں کواکب روشن — جبتلک چرخ پہ ہے شمس و قمر کی تنویر

جبتلک کرہ پہ ہے نظم ثوابت ثابت — جبتلک قاضی حاجات کا ہے عرش سریر

ہے شگفتہ سیرو ممدوح کے مقصد کا چمن
بہ نبی و علی و فاطمہ و شبر و شبیر

قصیدۂ دویم در مخمس دعائیہ

اذان کا رکنِ اول جبتلک اللہ اکبر ہو — رکوع و سجدہ ستم تا رونقِ محرابِ و منبر ہو
جہان مین تا نظامِ الفتِ سبطِ پیمبر ہو — فلک کا صرف طوفِ بیتِ اہلِ بیتِ اطہر ہو
امیر الدولہ تا روزِ قیامت داد گستر ہو

جہان مین یا الٰہی جبتلک عیش و مسرت ہو — گلِ تر مین ہو خوشبو اور خوشبو مین نزاکت ہو
خوشی ہو دوستون کو جبتلک دشمن کو حسرت ہو — تیرے نورِ نظر کی عمر تا روزِ قیامت ہو
تجھے یہ جشنِ شادی جشنِ جمشیدی سے بہتر ہو

کہا کرتا ہی ہر دم مجھسے یون الہام ربّانی — کہ مدحت جز خدا و انبیا ہی کار نادانی
مگر افرادِ انسانی مین ہا کر اسکو لاثانی — پسندِ طبع گوہر سنج ہو اسکی ثناخوانی
عجب پر جشن ہی یہ بھلا ایسا نکیونکر ہو

کیا خالق نے اپنی نعمتون کا خاتمہ اسپر — شریف و اشرف و ذی رتبہ و ذی قدر و غنی ہی
قوی بازو و عاجز پرور و ذی حکم نام آور — عدوی امر باطل غرقِ بحرِ الفتِ حیدر
کرون کیا ہی اسکی مدح مین اغراق کمتر ہو

بجا فکر اند ہر شیشہ ہو کی حفاظت کی — لشکر اکثر جہا مین کان ہین سنگ شرارت کی

یہی اک ہی کہ جسمین شان ہے ارباب ہمت کی
جہان مین رسم ہی جبتک محبت اور عداوت کی

الٰہی اپنی دشمن پر یہ منصور و مظفر ہو

کرمون سے نرالی اسکی آئین سخا دیکھی
گدا کی ہاتھ مملو موتیونسی بار ہا دیکھے
فریدون فر کمو لی اسکو تو دادو دہش مین دیکھو
کہ چشم عزت افزا سے اگر وہ اکی فرا دیکھے

فریدون کا دلی نعمت اک ادنی اوسکا چاکر ہو

ترحم کی نظر جسپر برای نام رہتی ہے
ہزارون منزل اوس سے گردش ایام رہتی ہے
کرم مین اوسکی ہمت صرف صبح و شام رہتی ہی
ملاذ خلق و عالم ہی عنایت عام رہتی ہی

خوشا تقدیر اوسکی ہی جو اوسکا خاص نوکر ہو

سحاب لطف کی اسکی بارش گر ہو میدان مین
تو خاک اوڑ دیکھ اقلیم دکھا پر بٹ اسمین
طلاطم باد تند غم سی ہو یہ بحر امکان مین
جہاز امید کے سب غرق ہون طوفان حرمان مین

اگر دریا دلی اس بحر رحمت کی نہ لنگر ہو

شرف حاصل ہے اسکو شیر یزدان کی محبت کا
جہان مین ہر قوی بازو ہی مغلوب اسکی ہیبت کا
زبس آفاق مین چرچا ہی رعب اسکی عدالت کا
جو اکی بچہ آہو کو زور اپنی حمایت کا

تو پنجہ گرگ کا اوسکا اسکے دلکا نشتر ہو

وہ دشمن جو اوسکا شمہ سی بھی ادراک رکھتا
ہمیشہ خانہ کیش مین باعث ہو شیونکا

بر اک دبستان معلم وہ علم و دانش و فن کا — وہ بجلی کی نگہ سولا کرے دم جس سے دشمن کا

تحب کر غنچۂ دل کو نسیم روح پرور ہو

یہ حاجتمند کی ہر عقدۂ مشکل کو حل کر دی — جو مانگی قطرہ اک پانیکا اوسکو سلک گوہر دے
سخاوت کبتنکی حاتم نے ہر کار و ہر مردی — زہی بخشش جو اپنی حوصلہ زر یہ کمتر دے

وہ تا حدِ نگاہِ حرص یک گنجینۂ زر ہو

اگرچہ ظاہر اسکا ایک عالم سے مصفا ہے — صفائے خاطرِ پرنور گوہر سے زیادہ ہے
یہاں مغرب سے تا مشرق نورِ فیض پہیلا ہے — نمائی کور باطن گر تو شکوہ اوسکا بیجا ہے

سقر احمد کی خوبی کا بہلا بوجہل کیونکر ہو

صفِ جنگاہ مین بے اسلحہ جون شیرِ نر جاے — کہ تنہا ہیبت اسکی اسلحہ کا کام کر جاے
کرم وہ دامنِ اسپیل جس سے بہر جاے — غضب وہ جسکا کوہستان مین اوڑکر شرر جاے

پہاڑ اسطرح پانی ہو کہ پیدا اک سمندر ہو

جہر سے گر فشان یہ ابرِ نیسانِ سخا جاے — بد اندیشونکو دلپر ہیبت اک بجلی گرا جاے
نقی خواہ پیشاپیش یون دیتا صدا جاے — جو دیکھے آفتاب اسکو بچارہ چوندہیا جاے

ترے اقبال دشمن سے وہ کا تابان یہ اختر ہو

سحر کو مجہ سے سن لیتا عجب افلاس نام اوسکا — رہا کرتا ہی چہرہ زرد غم سے تا بشام اوسکا

ع

عجیب نسخہ ہی جو کہ شہرہ ہی عالم میں تمام گو | نہ دیوینگے رہا ہی انتظار فیض عام اسکا

کسی دن پائیگا مقصد تو ای فیض مضطر ہو

تمام شد

مطبوعہ مطبع گلزار ابراہیم مراد آباد

مصنف محمد فیض علی مرادآبادی